روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 26/اپریل 2012ء 4 جمادی الثانی 1433 ہجری 26 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 97

میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس شخص کو کثرت کے ساتھ ہموم وغموم کا سامنا ہو وہ یہ دعا کرے۔

اے اللہ میں تیرا غلام اور تیرے غلام اور لونڈی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا حکم مجھ میں جاری ہے اور تیرا فیصلہ میرے لئے آخری ہے۔ میں تجھے تیرے ہر نام کا واسطہ دیتا ہوں۔ جو تیرا ہے جو تو نے خود اپنا نام رکھا یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا۔ یا اپنی کتاب میں اسے نازل کیا یا اپنے علم غیب میں جن صفات کو تو نے ترجیح دی ہے (ان کا واسطہ) کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینہ کا نور بنادے اور میرے غم وحزن کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

(مسند احمد حدیث نمبر:3528)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا۔ اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضاء میں محو ہوجانا۔ اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پروارد کر لینا۔ اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض خدا کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں۔ اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہوجاتے ہیں۔ اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں۔ اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہوجاتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہوجاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے...... یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے۔ تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دور ہو کر آنکھیں روشن ہوجاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس کی آواز سنتا ہے اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہوجاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندہ چولا اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے اور ایک نور کا پیراہن پہن لیتا ہے اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے۔ بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پالیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان الذین قالوا ربنا اللہ............ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں اور کتنے ہی زلزلے آویں اور بلائیں نازل ہوں اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو۔ اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں اسی دنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ پس تم اس سے خوش ہو۔ اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہل دل مذہب (-) میں اس روحانی بہشت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ درحقیقت (-) وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گزشتہ راست بازوں کا وارث ٹھیرایا ہے اور ان کی متفرق نعمتیں اس امت مرحومہ کو عطا کر دی ہیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 160)

تجارت کے لئے فراست کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

''تجارت کے لیے فراست کی بھی ضرورت ہے اور یہ تو ہے ہی اللہ کی عطا اور دعا ہی سے مل سکتی ہے یا دعا سے قائم رہ سکتی ہے...... پس صحابہؓ کو جو بزرگی اور عزت حاصل ہوئی تھی وہ اس کتاب کے ذریعہ ملی تھی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اور خدا سے برکات حاصل کر کے تجارت میں بھی فراست پائی تھی۔''

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 289)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سیدنا بلالؓ فنڈ اور آپ کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

شہداء کے لئے فنڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ سے قائم ہے اس فنڈ سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال سیدنا بلالؓ فنڈ قائم ہے۔ جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔ (روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

(مرسلہ: سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی ربوہ)

طلبہ کے لئے عطیات کی ضرورت

مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں امداد طلبہ کا شعبہ قائم ہے۔ جس میں مخیّر احباب عطیات اور مالی معاونت کرتے ہیں تو سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس شعبہ پر بہت مالی بوجھ ہونے کی وجہ سے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(نگران امداد طلبہ۔ نظارت تعلیم ربوہ)

مشعل راہ

جماعتی نظام بھی تقویٰ اور دعا سے عدل کا قیام کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا :۔

نظام جماعت ہے۔ جماعت میں بھی بعض معاملات میں عہدیداران کو فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے ہوں۔ پھر **قضاء کا نظام ہے۔ ان کے پاس فیصلے کے لئے معاملات آتے ہیں۔ ان کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دعا کر کے، گہرائی میں جا کر، ہر چیز کو غور سے دیکھ کر پھر فیصلہ کریں تا کہ کبھی کسی کو شکوہ نہ ہو کہ عدل وانصاف کے فیصلے نہیں ہوتے۔** بعض دفعہ قضاء میں صلح وصفائی کی کوشش کے لئے معاملہ لمبا ہو جاتا ہے جس سے کسی فریق کو یہ شکوہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قضاء فیصلے نہیں کر رہی۔ ان فریقین کو بھی صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہئے۔ بہرحال عہدیداران اور قضاء کو انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنا چاہئیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن تک کہ جس میں سورج طلوع ہوتا ہے ہر عضو کے لئے صدقے دینا چاہئے۔ اور جو شخص لوگوں میں عدل سے فیصلے کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الصلح باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینھم)

یعنی جن لوگوں کو اس کام پر مقرر کیا گیا ہے جو فیصلے کریں اگر وہ عدل وانصاف کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کریں گے تو یہ بھی ان کی طرف سے ایک صدقہ ہے تو جہاں یہ دل کی تسلی کی بات ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ شمار ہو گا وہاں فکر انگیز بھی ہے، فکر ڈالنے والی بات بھی ہے کہ کہیں غلط فیصلوں کی سزا نہ ہو جائے کہیں پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔

ایک اور روایت ہے عبداللہ بن موہب روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو قاضی بنا کر بھیجتے ہوئے کہا، جاؤ لوگوں میں ان کے معاملات کے فیصلے کرو۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین کیا آپ مجھے اس ذمہ داری کو اٹھانے سے معاف نہیں رکھ سکتے اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا تم قضاء کے عہدے کو ناپسند کیوں کرتے ہو جبکہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضَا بِالْعَدْلِ یعنی جو قضاء کے عہدے پر فائز ہو۔ اسے چاہئے عدل کے ساتھ فیصلے کرے اور مناسب یہ ہے کہ اس عہدے سے اس طرح نکلے کہ اس پر کوئی الزام نہ ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سننے کے بعد میں اس عہدے کی خواہش نہیں رکھتا۔

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء عن رسول اللہ ﷺ فی القاضی)

ان کو اللہ کا خوف تھا کہیں ایسا فیصلہ نہ ہو جائے کہ جس پہ الزام ہو۔ پھر ایک روایت ہے۔ حسن روایت کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی مرض الموت میں ان کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو میں یہ حدیث تمہیں نہ سناتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی دیکھ بھال فرض کی ہو اگر وہ اس حال میں مرتا ہے کہ اس نے اپنی رعیت کی نگہبانی کرنے میں عدل سے کام نہ لیا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

(سنن الدارمی کتاب الرقائق باب فی العدل بین الرعیۃ)

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

تو رحمت تمام ہے

ارض و سما کی وسعتیں ہیں آپؐ کے لئے
کون و مکاں کی رفعتیں ہیں آپؐ کے لئے

یثرب کی سر زمین ہے جنت نشاں بنی
دونوں جہاں کی جنتیں ہیں آپؐ کے لئے

ساری بہاریں آپؐ کے نقشِ قدم سے ہیں
لولاک کی سب نعمتیں ہیں آپؐ کے لئے

تیرے غلام بن کے ہم شاہِ جہاں بنے
لاریب ساری عظمتیں ہیں آپؐ کے لئے

تو رحمت تمام ہے عالم کے واسطے
رحماں کی ساری رحمتیں ہیں آپؐ کے لئے

نام و نسب کو بھول کر تجھ پر فدا ہوئے
قربان ساری نسبتیں ہیں آپؐ کے لئے

دونوں جہاں میں پا گیا اعزاز کا نشاں
جس نے اٹھائی ذلتیں ہیں آپؐ کے لئے

ہم بے بسوں پہ آپؐ کا ہو التفاتِ خاص
خدام کی سب خدمتیں ہیں آپؐ کے لئے

یعقوب امجد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی پر طائرانہ نظر

حضرت مسیح موعود کا بچپن

حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے نے آپ کی بعض تحریرات اور روایات کی بناء پر یہ اندازہ لگایا کہ آپ 13 فروری 1835ء بمطابق 14 شوال 1250ھ بروز جمعہ بوقت نماز فجر پیدا ہوئے۔

(حیات طیبہ ص9)

مثل مشہور ہے۔ ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' بالکل اس مثل کے مطابق حضرت احمد مسیح موعود کا بچپن بھی نہایت پاکیزہ اور درخشندہ تھا نہ آپ کو دوسرے بچوں کی طرح کھیلنے کودنے کی عادت تھی اور نہ شوخی و شرارت میں آپ دوسرے بچوں کا ساتھ دیتے تھے۔ آپ کو ایک دفعہ اپنے عہد طفولیت میں سنت انبیاء کے مطابق کچھ وقت بکریاں چرانے کا بھی موقعہ ملا اور یہ تقریب اس طرح پیدا ہوئی کہ ایک مرتبہ آپ گاؤں سے باہر ایک کنویں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کو گھر سے کسی چیز کے منگوانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ نے ایک شخص جو قریب ہی بکریاں چرا رہا تھا فرمایا کہ مجھے گھر سے یہ چیز لا دو۔ اس نے کہا میاں میری بکریوں کی نگہداشت کون کرے گا۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ۔ میں ان کی حفاظت کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کی بکریوں کی نگرانی کی اور اس طرح سے خدا تعالیٰ نے ایک رنگ میں آپ سے سنت انبیاء پوری کروادی۔ آپ کے سوانح نگار اور مشہور مؤرخ سلسلہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے آپ کے بچپن کا ایک عجیب واقعہ بیان کیا ہے کہ آپ چھوٹی عمر میں ہی اپنی ایک ہم عمر سے (جو بعد میں آپ کے ساتھ بیاہی گئی) فرمایا کرتے تھے کہ دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔

آپ کی پاکیزہ فطرت اور عمدہ عادات و خصائل ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ جس شخص نے بھی آپ کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھا وہ آپ کا شیدا ہو گیا۔ ایک احمدی ٹیچر میاں محمد حسین صاحب سکنہ بلوچستان کی روایت ہے کہ مجھے مولوی برہان الدین صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مولوی غلام رسول صاحب قلعہ میاں سنگھ کے پاس گئے اور اس وقت بچہ ہی تھے۔ اس مجلس میں کچھ باتیں ہو رہی تھیں۔ باتوں باتوں میں غلام رسول صاحب نے جو کہ ولی اللہ و صاحب کرامات تھے۔ فرمایا کہ اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔ انہوں نے یہ بات حضرت مسیح موعود پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہی مولوی برہان الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں خود اس مجلس میں موجود تھا۔ (حیات طیبہ ص11,10)

حضرت اقدس کی تعلیم

انگریزی حکومت سے قبل پنجاب میں سکھوں کی حکومت تھی اور سکھ حکومت کی تعلیم کی طرف مطلقاً توجہ نہ تھی۔ روسائے ملک اپنے گھروں پر ہی اساتذہ کو بطور اتالیق رکھ لیتے تھے۔ انگریزوں کے ابتدائی زمانہ میں بھی کم و بیش یہی نظام قائم رہا۔ اسی طرح حضرت اقدس کی تعلیم کے لئے بھی انتظام کیا گیا۔ چونکہ حضرت نے اپنی ابتدائی تعلیم کا خود ذکر فرمایا ہے۔

حضور فرماتے ہیں ''جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے معلم رکھا گیا میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا مولوی موصوف جو ایک دیندار اور بزرگ تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد ان سے پڑھے اور بعد اس کے جن میں 17 یا 18 برس کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد13 ص180)

اس اقتباس میں جن تین اساتذہ کا ذکر ہے۔ ان میں پہلے استاد یعنی مولوی فضل الٰہی صاحب قادیان کے باشندہ اور مذہباً حنفی تھے۔ دوسرے استاد یعنی فضل احمد صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ اور مذہباً اہلحدیث تھے اور تیسرے استاد مولوی گل علی شاہ بٹالہ کے باشندہ تھے اور مذہباً شیعہ تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعلیم کے لئے اساتذہ مہیا کئے جو مسلمانوں کے مشہور فرقوں کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور ایسا اس لئے ہوا کہ آپ نے ذمہ مستقبل قریب میں تمام (لوگوں) کی اصلاح کا ایک عظیم الشان کام سپرد کیا جانے والا تھا اور اس انتظام کی وجہ سے کچھ نہ کچھ واقفیت پیدا ہوگئی۔

(حیات طیبہ ص12,11)

حضرت مسیح موعود کا حلیہ مبارک

آپ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا۔ آپ کا جسم نہایت متناسب تھا۔ آپ میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی اور یہ چمک جو آپ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی۔ عارضی نہ تھی بلکہ دائمی تھی۔ کبھی کسی صدمہ، رنج، ابتلاء، مقدمات اور مصائب کے وقت آپ کا رنگ زرد ہوتے نہ دیکھا اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکتا رہتا تھا۔ علاوہ اس چمک اور نور کے آپ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسم ہمیشہ رہتا تھا اور دیکھنے والے کہتے تھے کہ اگر یہ شخص مفتری ہے اور اپنے دل میں اپنی تئیں جھوٹا جانتا ہے تو اس کے چہرہ پر بشاشت اور خوشی اور فتح اور طمانیت قلب کے آثار کیونکر ہو سکتے ہیں اور ایمان کا نور بدکار کے چہرہ پر درخشندہ نہیں ہو سکتا۔ غم کے آثار چہرہ پر دیکھنے کے بجائے زیارت کنندہ اکثر تبسم اور خوشی کے آثار ہی دیکھتا آپ کی آنکھیں ہمیشہ قدرتی غض بصر کے رنگ میں رہتی تھیں۔ نہایت درجہ کی فراست اور ذہانت آپ کی جبین سے ٹپکتی تھی۔

حضرت مسیح موعود کی جوانی کا عالم

حضرت مسیح موعود کا جوانی کا عالم تھا جبکہ انسان کے دل میں دنیوی ترقی کے مادی آرام و آسائش کی خواہش پورے کمال پر ہوتی ہے اور حضور کے بڑے بھائی صاحب ایک معزز عہدہ پر فائز ہو چکے تھے اور یہ بات بھی چھوٹے بھائی کے دل میں ایک گونہ رشک یا کم از کم نقل کا رجحان پیدا کر دیتی ہے ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود کے والد صاحب نے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کو کہلا بھیجا کہ آجکل ایسا بڑا افسر برسر اقتدار ہے۔ جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں اس لئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو میں اس افسر کو کہہ کر اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچا کر تحریک کی کہ یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے۔ اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے جواب میں بلاتوقف فرمایا حضرت والد صاحب سے عرض کر دو کہ میں ان کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں مگر ''میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں'' یہ سکھ زمیندار حضور کے والد صاحب کی خدمت میں حیران و پریشان ہو کر واپس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے بچے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ شاید وہ سکھ زمیندار حضرت مسیح کے اس جواب کو اس وقت اچھی طرح سمجھا بھی نہ ہوگا۔ مگر ان کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی۔ کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے کہ اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ میں نوکر ہو چکا ہوں؟ تو پھر خیر ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا اور اس کے بعد کبھی کبھی حسرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ ''سچا راستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے ہم تو دنیاداری میں الجھ کر عمریں ضائع کر رہے ہیں''۔ مگر باوجود اس کے وہ شفقت پدری اور دنیا کے ظاہری حالات کے ماتحت اکثر فکرمند بھی رہتے تھے کہ میرے بعد اس بچہ کا کیا ہوگا؟ اور لازمہ بشری کے تحت حضرت مسیح موعود کو بھی والد کے قرب وفات کے خیال سے کسی قدر فکر ہوا لیکن خدا بڑا وفادار اور بڑا قدرشناس آقا ہے۔ چنانچہ قبل اس کے کہ والد صاحب کی آنکھیں بند ہوں خدا نے اپنے اس نوکر شاہی کو جس نے جوانی میں اس کا دامن پکڑا تھا۔ اس عظیم الشان الہام کے ذریعہ تسلی دی کہ

میرے بندے تو کس فکر میں ہے کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

حضرت مسیح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات قسم کھا کر بیان فرمایا کرتے تھے کہ یہ الہام اس شان اور اس جلال کے ساتھ نازل ہوا کہ میرے دل کی گہرائیوں میں ایک فولادی میخ کی طرح پیوست ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں میری کفالت فرمائی کہ کوئی باپ یا کوئی رشتہ دار کوئی دوست کیا کر سکتا؟ اور فرماتے تھے کہ اس کے بعد مجھ پر خدا کے متواتر احسان ہوئے کہ ناممکن ہے کہ میں ان کا شمار کرسکوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

غالبًا یہ بھی اس سکھ زمیندار کا بیان ہے جس نے حضرت مسیح موعود کو ہمارے دادا کی طرف سے نوکری کا یہ پیغام لا کر دیا تھا کہ ایک دفعہ ایک بڑے افسر یا رئیس نے ہمارے دادا سے پوچھا کہ سنتا ہوں کہ آپ کا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے۔ مگر ہم نے اسے کبھی دیکھا نہیں دادا صاحب مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے مگر وہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشے میں جا کر دیکھ لیں۔ وہ تو مسجد میں رہنے والا ہے اور دنیا کے کاموں میں اسے کوئی دلچسپی نہیں ہماری تائی صاحبہ کبھی کبھی بعد میں حضرت مسیح موعود کی خداداد ترقی کو دیکھ کر اس روایت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں کہ میرے تایا (یعنی ہمارے دادا صاحب) کو کیا علم کہ کسی دن غلام احمد کی خوش بختی کیا پھل لائے گی۔

حضرت مسیح موعود کی محبت الٰہی

اپنی ایک فارسی نظم میں فرماتے ہیں:۔

جو چیز بھی خدا کے سوا تیرے دل میں ہے۔ وہ تیرے دل کا ایک بت ہے تجھے چاہئے کہ ان مخفی بتوں کی طرف سے ہوشیار رہ اور اپنے دل کے دامن کو ان بتوں کی دست برد سے بچا کر رکھ۔

قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود کو اس کے نظیر معنوں اور ظاہری محاسن کی وجہ سے بے حد عشق تھا مگر باوجود اس کے قرآنی محبت کی اصل بنیاد بھی خدا ہی کی محبت پر قائم تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

یعنی قرآن کی خوبیاں تو ظاہر وعیاں ہیں مگر اس کے ساتھ میری محبت کی اصل بنیاد اس بات پر ہے کہ اے میرے آسمانی آقا! وہ تیری طرف سے آیا ہوا مقدس صحیفہ ہے۔ جسے بار بار چومنے اور اس کے اردگرد طواف کرنے کے لئے میرا دل بے چین رہتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود پالکی میں بیٹھ کر قادیان سے بٹالہ تشریف لے جا رہے تھے (اور یہ سفر پالکی کے ذریعے تقریباً پانچ گھنٹے کا تھا) حضرت مسیح موعود نے قادیان سے نکلتے ہی اپنی حمائل شریف کھول لی اور سورۃ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور برابر پانچ گھنٹے تک اسی سورۃ کو اس استغراق کے ساتھ پڑھتے رہے کہ گویا وہ ایک وسیع سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں آپ اپنے ازلی محبوب کی محبت و رحمت کے موتیوں کی تلاش میں غوطے لگا رہے ہیں۔

محبت الٰہی میں مخمور ہو کر آپ فرماتے ہیں۔

میں ان نشانوں کو شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں (مگر دنیا انہیں نہیں دیکھتی لیکن اے میرے خدا) میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے۔ اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ ایک شیرخوار بچہ ماں کے دیکھنے سے (اچھلتا) لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔

آپ اپنی مشہور و معروف تصنیف کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

کیا ہی بدبخت ہے وہ انسان جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچا لے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ

حضرت مسیح موعود عشق رسول میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ: ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی میں خدا کے بعد محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں ایک سخت کافر انسان ہوں۔

ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کسی سفر میں ایک سٹیشن پر گاڑی کا انتظار کر رہے تھے کہ پنڈت لیکھرام کا بھی ادھر گزر ہو گیا اور یہ معلوم کر کے کہ حضرت مسیح موعود اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں پنڈت جی دنیاداروں کے رنگ میں اپنے دل کے اندر آگ کا شعلہ دبائے ہوئے آپ کے سامنے آئے۔ آپ اس وقت نماز کی تیاری میں وضو فرما رہے تھے۔ پنڈت لیکھرام نے آپ کے سامنے آ کر ہندوانہ طریق پر سلام کیا مگر حضرت مسیح موعود نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گویا کہ دیکھا ہی نہیں۔ اس پر پنڈت جی نے دوسرے رخ سے ہو کر پھر دوسری دفعہ سلام کیا اور حضرت مسیح موعود پھر خاموش رہے جب پنڈت جی مایوس ہو کر لوٹ گئے تو کسی نے یہ خیال کر کے کہ شائد حضور نے سنا نہیں۔ کہا کہ پنڈت لیکھرام آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے بڑی غیرت کے ساتھ فرمایا کہ:

”ہمارے آقاؐ کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے“ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب جو حضور کی پہلی زوجہ کے بطن سے تھے جو ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور دنیا کا بڑا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود کی زندگی بھر حضور کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے بعد میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں بیعت کر لی اور اس طرح آپ نے تین بھائیوں کو چار کر دیا۔ بہرحال مرزا سلطان احمد صاحب فرماتے ہیں۔

ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف ذرا سی بات کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور غصہ سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سے تو والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔

یہ اس شخص کی شہادت ہے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہ تھا جس نے اسی سال عمر پائی جس نے جوانی سے لے کر حضور کی وفات تک دیکھا۔ ؎

ایک جگہ نظم میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد ﷺ دلبر میرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

حضرت مسیح موعود کی شفقت علیٰ خلق اللہ

آپ فرماتے ہیں:۔

میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔

آپ کا ہر لمحہ مخلوق خدا کی ہمدردی میں گزرتا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب جو آپ کے مکان ہی کے ایک حصے میں رہتے تھے طاعون کے دنوں میں آپ نے حضرت مسیح موعود کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو محو حیرت ہو گئے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اسی طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردزہ سے بیقرار ہو میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

حضرت مسیح موعود کا چیلنج

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 64)

مشہور اہلحدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپ کے دعویٰ کے بعد آپ کی شدید مخالفت کی۔ مگر اس سے پہلے انہوں نے آپ کی کتاب براہین احمدیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 1 ص 172)

ہندوستان کے مشہور عالم دین اور مفسر قرآن اور صحافی ابوالکلام آزاد گواہی دیتے ہیں۔

”کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق و عادات اور کیا بلحاظ خدمات وحمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچا دیا“۔ (اخبار وکیل امرتسر 30 مئی 1908ء)

ہندوستان میں علوم شرقیہ کے بلند پایہ عالم اور علامہ اقبال کے استاد مولوی میر حسن صاحب نے آپ کو اسی دور میں 86 سال کی عمر میں دیکھا اور بعد میں یوں گواہی دی۔

آپ عزت پسند اور پارسا اور فضول ولغو سے مجتنب اور محرز تھے۔

ادنیٰ تامل سے بھی دیکھنے والے پر واضح ہو جاتا تھا کہ حضرت اپنے ہر قول و فعل میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔ (سیرۃ المہدی جلد اول)

آپ کے حق میں گواہی دینے والوں میں آپ کے گاؤں قادیان کا وہ ہندو بھی شامل ہے جس نے بچپن سے آخر تک کو دیکھا۔ وہ کہتا ہے۔

”میں نے بچپن سے مرزا غلام احمد کو دیکھا میں اور وہ ہم عمر ہیں اور قادیان میرا آنا جانا ہمیشہ رہتا ہے اور اب بھی دیکھتا ہوں جیسی عمدہ عادات اب ہیں ایسی ہی نیک خصلتیں اور عادات پہلے تھیں۔ سچا امانتدار اور نیک، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پرمیشور مرزا صاحب کی شکل اختیار کر کے زمین پر اتر آیا ہے“۔ (تذکرۃ المہدی جلد 2 ص 34)

مشہور باکمال صوفی حضرت احمد جان صاحب لدھیانوی نے آپ کے خدمت دین کے بے پایاں جذبوں کو دیکھ کر فرمایا: ؎

سب مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

(تاثرات قادیان ص 761 از ملک فضل حسین مطبوعہ 1938ء)

حضرت مرزا صاحب کے پاکیزہ کردار اور اعلیٰ اخلاق کے بارہ میں جتنی گواہیاں اوپر درج کی گئی

ہیں ان میں ایک بھی احمدی نہیں ہے۔ بلکہ کئی تو حضرت مرزا صاحب کے سخت مخالف ہیں۔ مگر خدا نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حق میں ان کی زبان سے یہ کلمات جاری کروائے اور حضور کے الفاظ میں سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے جس کی طرف سب نظریں اٹھ رہی تھیں خدا نے اس کو مسیحا بنا دیا۔

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی اور مشاہیر

مشہور مفسر، صحافی اور ماہر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد صاحب حضرت بانی جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ (دین) کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔...... مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر...... کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے گا، قائم رہے گا''۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص560)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف فرماتے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہیں اور اپنے دعویٰ میں راستباز اور صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہٗ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔ اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایسی بات ہے جو جائز ہے''۔

(اشارات فریدی۔ مرتبہ رکن الدین جلد 3 ص 971 ترجمہ از فارسی مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ 1320ھ)

ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی مرزا حیرت دہلوی صاحب حضرت بانی جماعت احمدیہ کی خدمات دین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں...... کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص565)

مدیر سیاست مولانا سید حبیب صاحب عیسائیوں اور آریوں کے مقابل پر حضرت بانی جماعت احمدیہ کی خدمات دین کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اس وقت کے آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے۔ اکے دکے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعت حقہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا اس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں...... کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کرلیا...... مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے''۔ (تحریک قادیان)

۞......۞......۞

ہیومینیٹی فرسٹ کی بے لوث خدمت

برکینا فاسو کے لئے نظر کا تحفہ

''ایک ہزار سے زائد آنکھوں کے آپریشن''

مجلس انصاراللہ .U.K نے 2010ء کی سالانہ چیریٹی واک میں 35 ہزار پاؤنڈز کی رقم اکٹھی کی اور ہیومینیٹی فرسٹ UK کو عطیہ کر دی تا کہ حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برکینا فاسو میں ایک ہزار آنکھوں کے آپریشن کی خواہش کے پراجیکٹ کی تکمیل کی جاسکے۔ 15/اگست 2011ء تک یہ مقصد حاصل کرلیا گیا۔ 1297 آپریشن کئے گئے۔ یہ بروشر ڈاکٹر بھنو اور ڈاکٹر محمود احمد عاطف کی مختصر رپورٹ پر مشتمل ہے جو اس عظیم مقصد کے حصول میں شامل تھے۔

برکینا فاسو کا تعارف

برکینا فاسو جو صرف برکینا کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ مغربی افریقہ کا ایک Land Lock ملک ہے جو چھ ممالک مالی، آئیوری کوسٹ، غانا، ٹوگو، بینن اور نائیجر کے درمیان واقع ہے۔ پہلے یہ Republic of Upper Volta کہلاتا تھا جسے 4/اگست 1984ء کو صدر Thomas Sankara نے تبدیل کیا۔ جس کا مطلب ہے The Land of Upright People جبکہ 2 اہم مقامی زبانوں Moore اور Dioula میں اس کے معانی Men of Integrity اور Father House کے ہیں۔ یہ افریقی معیار کے مطابق بھی ایک غریب ملک ہے یہاں پر سونے کے ذخائر بھی ہیں لیکن برکینا کے لوگوں کے لئے کپاس کی پیداوار اقتصادی لحاظ سے سب سے اہم ہے۔

افریقی ممالک میں موتیا کی بیماری

ترقی پذیر ممالک خاص طور پر Sub-Saharan افریقی ممالک میں قابل علاج نابینا پن کی وجوہات میں موتیا 50 فیصد، کالا موتیا 15 فیصد کارنیا کا غیر شفاف ہونا۔ 10 فیصد ککرے 6.8 فیصد بچوں میں نظر کی کمزوری 5.3 فیصد پانی سے پیداشدہ بیماریاں 4 فیصد شامل ہیں۔

نابینا پن ترقی پذیر ممالک میں کافی زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ان ممالک میں غذائی کمی۔ صحت کے اصولوں کی ناکافی تعلیم، صاف پانی کی کمی اور صفائی ستھرائی کے پست معیار کی وجہ سے آنکھوں کی بیماریوں کی شرح زیادہ ہے۔

موتیا کی بیماری میں آنکھ کا لینز غیر شفاف ہو جاتا ہے جس کے باعث روشنی کی شعاعوں کو پردہ بصارت تک پہنچنے میں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی یقینی وجہ معلوم نہیں لیکن یہ شواہد موجود ہیں کہ Ultra Violet Light (جو کہ صحرائی علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے) اور اس میں تعلق موجود ہے۔ غربت اور صفائی ستھرائی کے پست معیار کے ساتھ بھی تعلق بتایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اہم بات یہ کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے مریض مناسب وقت پر اس کا علاج نہیں کروا پاتے جس کی وجہ سے پیچیدگیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوسری اہم قابل علاج بیماری ناخونہ Pterygium ہے جو ایک جھلی کی صورت میں آنکھ کی پتلی کارنیا Cornea کو غیر شفاف کر کے روشنی کے راستہ میں روک بنتی ہے۔

ان دونوں مسائل کا نسبتاً کم اخراجات میں کامیاب علاج ممکن ہے۔

تعارف انچارج

ڈاکٹر محمود بھنو ماریشس کے شہری ہیں۔ آپ نے علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور پاکستان سے میڈیکل کی تعلیم مکمل کی۔ 1984ء میں انسانیت کی خدمت کے لئے زندگی وقف کی اور اس وقت سے زیادہ تر مغربی افریقہ میں خدمت کی۔ آپ نے پانچ سال زائر میں کام کیا اور 1996ء سے واگاڈوگو (برکینا فاسو) میں واقع احمدیہ میڈیکل سنٹر میں بطور چیف میڈیکل آفیسر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

پراجیکٹ کی تفصیل

دسمبر 2005ء میں برکینا فاسو کی جماعت نے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آنکھوں کے پچاس بلا امتیاز رنگ و نسل فری آپریشن کرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت اقدس نے پُرشفقت انداز میں اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ پچاس نہیں بلکہ سو آپریشن کا انتظام کریں۔ اس کا پہلا مرحلہ 2006ء میں شروع ہوا جس کے اختتام پر حضور نے مزید شفقت کا اظہار کرتے ہوئے مزید سو آپریشن کا ارشاد فرمایا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور جنوری 2011ء تک تقریباً 5 سال کے عرصہ میں 1500 کیسز کئے گئے۔

حضرت اقدس کی برکینا فاسو میں آنکھوں کے ایک ہزار آپریشن کرنے کی خواہش کے سلسلے میں مجلس انصاراللہ .U.K نے اپنی سالانہ چیریٹی واک 2010ء میں 35 ہزار پاؤنڈز اکٹھے کئے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ UK کو عطیہ کر دیئے۔

ایک ہزار آپریشن کا پراجیکٹ اپنے حجم اور سازوسامان کی فراہمی کے لحاظ سے ایک چیلنج سے کم نہ تھا۔ اس کے علاوہ ایک کل وقتی آئی سرجن کی ضرورت تھی جو کئی ماہ تک برکینا میں قیام کر کے اس پراجیکٹ کی تکمیل کر سکے۔ ڈاکٹر محمود عاطف صاحب نے پاکستان سے اس کام کے لئے رضامندی کا اظہار کیا اور 26/اپریل 2011ء کو برکینا پہنچ گئے۔ ان کی میڈیکل کونسل برکینا میں رجسٹریشن کے ساتھ مریضوں کے آپریشن کے لئے چناؤ کا مرحلہ شروع ہوا جس کے لئے قصبات اور دیہات میں اعلانات کے ذریعہ مریضوں کو کیمپ

کی صورت میں اکٹھا کیا جاتا اور پھر ان میں سے منتخب مریضوں کو احمدیہ میڈیکل سنٹر واگا ڈوگو میں آپریشن کے لئے وقت دیا جاتا۔ آپریشن سے اگلے روز چیک اپ کے بعد فارغ کر دیا جاتا اور اگلے چیک اپ کی تاریخ دی جاتی۔ تمام ادویات اور آپریشن کے تمام لوازمات بغیر کسی قیمت کے مہیا کئے گئے۔ تقریباً تمام مریض معمر تھے اور اس قابل نہ تھے کہ آپریشن کے اخراجات برداشت کر سکتے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسی آپریشن کے سرکاری ہسپتال میں اخراجات تقریباً ایک لاکھ CFA (130 پاؤنڈ) ہیں جبکہ پرائیویٹ طور پر اس سے دوگنے اخراجات ہوتے ہیں جبکہ ہمارا تخمینہ 35 پاؤنڈ تھا۔

جولائی 2011ء میں ڈاکٹر عاطف واگا سے 185 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وائی یو گیا Ouahigouya نامی ٹاؤن منتقل ہو گئے جہاں پر یہ پراجیکٹ احمدیہ مشن ہاؤس کے احاطہ میں جاری رہا۔ ایک بڑی تعداد جو سینکڑوں میں تھی چیک اپ کے لئے آئی۔ تعداد زیادہ ہونے کے باعث مریضوں کے انتخاب کا کام مشکل ہوتا گیا۔ کئی لوگوں کو مایوس لوٹنا بھی پڑا۔ موتیا کے ساتھ کچھ کیسز ناخونہ وغیرہ کے بھی کئے گئے۔ ڈاکٹر عاطف نے یہاں بھی 500 آپریشن مکمل کئے۔ یہ بات تعریف کے قابل ہے کہ احمدیہ مشن کے رضا کاروں نے تقریباً ایک ماہ تک دن رات کام کیا اور ہر قسم کا بھرپور تعاون کیا۔ 15/اگست 2011ء کی صبح جب ڈاکٹر عاطف وائی یو گیا سے رخصت ہو رہے تھے تو مریضوں کی ایک لمبی قطار معائنہ کروانے کے لئے موجود تھی۔ وائی یو گیا اور واگا ڈوگو سنٹرز میں مجموعی طور پر 1297 آپریشن کئے گئے۔ پراجیکٹ کی کامیاب تکمیل کے بعد 20/اگست 2011ء کو ڈاکٹر عاطف پاکستان واپس روانہ ہو گئے۔

چند یادگار لمحات

ڈاکٹر محمود بھنو صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں:۔

جو خوشی آپریشن کی اگلی صبح معائنہ کے لئے پٹی کھولنے کے بعد مریضوں کے چہروں پر نمودار ہوتی اس کا اندازہ کرنا ممکن نہیں۔ یہ ایک معجزاتی لمحہ ہوتا کہ جب مریض کہتا کہ وہ مختلف اشکال، رنگ اور روشنی کو کئی سالوں کے بعد پہچان سکتا ہے۔ ان کے چہرے جس مسکراہٹ اور روشنی سے چمک رہے ہوتے اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں سے اکثر کہتے کہ وہ عرصہ دراز سے عملی طور پر نابینا تھے اور کہیں آنے جانے حتیٰ کہ حوائج ضروریہ کے لئے بھی دوسروں کے رحم وکرم پر تھے۔ اب وہ آزاد اور خود مختار ہیں اور کئی سالوں میں بعد اپنے کھیتوں میں کام کریں گے اور یہ ان کے لئے ایسا ہی جیسے انہیں نئی زندگی ملی ہو۔

عبدالعزیز نامی لڑکا ایک خاص کیس تھا۔ جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اوائل عمر میں ہونے والے موتیا کے باعث نابینائی کی حدود میں داخل تھا۔ اس کے والدین غربت کے باعث اس کا علاج کروانے سے قاصر تھے۔ میں نے دیکھا کہ دائیں آنکھ ضائع ہو چکی ہے جبکہ بائیں آنکھ کے لئے امید کی جاسکتی تھی۔ ڈاکٹر محمود عاطف آئی سرجن کی مشاورت اس کے آپریشن کی تیاری کی گئی۔ لوکل انیستھیزیا Local Anesthesia کی وجہ سے ڈر تھا کہ آپریشن کے دوران پریشانی نہ ہو لیکن خدا کے فضل سے اس نے سارے عمل کے دوران تعاون کیا۔ آپریشن کامیابی سے سرانجام پایا۔ اگلے روز جب پٹی کھولی گئی تو عبدالعزیز زندگی میں پہلی بار دیکھ سکتا تھا۔ وہ اشکال اور رنگوں میں فرق کرنے کے قابل تھا اور ایک ہفتے بعد ہونے والے چیک اپ پر اپنے طور پر حرکت کرنے کے قابل تھا۔ تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں جس کے طفیل یہ سب ممکن ہوا۔

خوشی اور شکریہ کے لمحات

ڈاکٹر عاطف بیان کرتے ہیں:۔

مجھے اپریل 2011ء سے برکینا فاسو آئی کیمپ میں خدمت کرنے کی سعادت اور اعزاز نصیب ہوا۔

ڈاکٹر بھنو اور خاکسار آپریشن کے لئے مریضوں کا انتخاب مختلف علاقوں میں کیمپ لگا کر کرتے۔ چناؤ کے بعد انہیں واگا ڈوگو کے احمدیہ میڈیکل سنٹر بلایا جاتا اور آپریشن کے مراحل کی تکمیل کے بعد یہی عمل دوبارہ دہرایا جاتا۔ اس سلسلے میں مجھے برکینا فاسو کے دور دراز کے علاقوں میں جانے کا موقعہ ملا جن میں ڈوری، گورم، لیو اور کایا کے علاقے شامل ہیں۔

میں ان پُرمسرت لمحات اور خوشی کو بیان نہیں کرسکتا جو آپریشن کے اگلے روز پٹی کھلنے کے بعد مریضوں کے چہروں پر سجی ہوتی۔ کچھ مریض خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مختلف چیزوں کی جانب اشارے کرنے لگ جاتے جنہیں وہ عرصہ دراز کے بعد دوبارہ دیکھنے کے قابل تھے۔ کچھ اپنے روایتی انداز میں جھک کر شکریہ ادا کرتے جس پر میں آسمان کی جانب اشارہ کر کے صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کو کہتا کہ جس نے ان پر یہ فضل کیا۔

مریضوں کی اکثریت بڑی عمر کے نادار لوگوں پر مشتمل تھی جن کے لئے آپریشن کروانا ایک خواب سے کم نہ تھا۔ ان میں سے کئی دوبارہ بینائی بحال ہونے کی تمام امیدیں کھو چکے تھے۔ وہ روزمرہ کے کام کاج کے لئے بھی رشتہ داروں اور دوستوں کے محتاج تھے۔ یہی رشتہ دار اور دوست احباب جب اپنے پیاروں کو بغیر کسی سہارے اور مدد کے معائنہ کے کمرے سے باہر آتا دیکھتے تو ان کی خوشی دیکھنے کے قابل ہوتی۔

ہمارے پاس کافی تعداد میں ایسے نوجوان بھی آئے جو صرف نظر کی کمزوری کے باعث معذور اور دوسروں کی مدد کے محتاج تھے۔ اس طرح کی کئی مثالوں میں سے مجھے ڈوری سے آئے ہوئے دو نوجوان یاد آرہے ہیں جو بڑی عمر کے مریضوں کے درمیان بیٹھے اجنبی سے لگ رہے تھے۔ آپریشن کے لئے انجکشن دینے کے بعد سہارا دے کر انہیں آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوئے اور اگلے روز معائنہ کے بعد خوشی سے خود چل کر کمرے سے باہر آئے اور فوری طور پر دوسری آنکھ کے آپریشن کا مطالبہ شروع کر دیا کیونکہ وہ بہت دور دراز کے علاقے سے آئے اور دوبارہ آنا کافی مشکل تھا۔

روزانہ اس طرح کی معجزانہ شفایابیوں کو دیکھ کر ایمان و یقین میں مزید مضبوطی پیدا ہوتی۔ ایک 12 سالہ بچہ کے بارے میں کچھ بیان کرنا چاہوں گا جو تقریباً نابینا تھا اور صرف روشنی کی کرنوں کا اندازہ کرسکتا تھا۔ طبی طور پر اس کی مکمل شفایابی کے امکانات بہت کم تھے۔ ہم نے حضور کو خصوصی طور پر دعا کے لئے لکھا۔ آپریشن کیا گیا جو تکنیکی لحاظ سے کامیاب ہوا اور لینز ڈال دیا گیا۔ لیکن رات پھر پریشانی رہی کہ معلوم نہیں نظر کی بحالی ہوتی ہے یا نہیں۔ اگلے روز جب پٹی ہٹائی گئی تو میں نے دیکھا کہ بچہ میرے چہرے کو فوکس کر رہا تھا۔ پھر ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی اور ہم بھی اس کی خوشی کے ساتھ خوش ہو گئے۔ بچہ باہر نکلا اور والدین سے گلے مل کر کہنے لگا میں اب آپ کے چہرے دیکھ سکتا ہوں۔ والدین خوشی سے نہال ہو گئے۔

ہیلن کیلر نے کیا خوب کہا ہے:۔

اپنی نظر کے لئے خدا کا شکر ادا کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ تاریکی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی مدد کی جائے۔

کار جسے کھایا جاسکتا ہے

کار کبھی ماحول اچھا نہیں کرسکتی مگر کم از کم اسے دوست تو بنایا جاسکتا ہے۔ یہی سوچ کر برطانوی وریوک یونیورسٹی کے ماہرین نے ایسی فارمولا ریس کار (ورلڈ فسٹ ایف تھری پروجیکٹ) بنائی ہے جس کی تیاری میں پودے، سبزیاں اور دیگر ماحول دوست مواد استعمال ہوا ہے۔ مثلاً سٹیئرنگ وہیل کی تیاری میں گاجریں، آئینوں میں آلو کا نشاستہ، بریکوں میں اخروٹ کے چھلکے اور تاروں میں قدرتی فائبر کا استعمال ہوا ہے پھر کار حیاتی ڈیزل پر چلتی ہے۔ نیز ماہرین نے ریڈایٹر پر ایسا مادہ پھیر دیا جو خطرناک گیسوں کو آکسیجن میں بدل دیتا ہے۔ غرض یہ ماحول کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید کار بنانے کی انوکھی کوشش ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

مخلوق خدا کی خدمت سے اپنی تنگی دور ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

ویطعمون ...... اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ قرآن کریم کے دل سورۃ یٰسین میں ایسا لکھا ہے وقال الذین کفروا ...... آجکل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں، مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں۔ رضاء الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ یہ بھی طعام ہے۔

وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا

منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ انا نخاف ...... کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں، عبوس تنگی کو کہتے ہیں قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے فوقٰھم اللّٰہ ...... خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آجکل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ابدالآباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔ آمین (الحکم 24/اکتوبر و 17 نومبر 1899ء)

مسکیناً و یتیماً و اسیراً: پیغمبر ﷺ جب کسی قیدی کو اصحاب میں سے کسی کے سپرد کرتے تو آقا کو حکماً فرماتے "احسن الیہ" اس کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ ...... تیرا مقروض تیرا قیدی ہے اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔

ایک اور روایت میں ہے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ...... یعنی عورتوں کے حق میں خدا سے ڈرتے رہو کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح ہیں۔ یتیم کے حق میں بھی پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب گھروں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہے اور سب گھروں میں بدتر وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد 4 ص 290)

فہرست نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اپریل 2012ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبدالقدوس صاحب

مکرم عبدالقدوس صاحب آف مورڈن مورخہ 3/اپریل 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے 38 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔آپ گزشتہ آٹھ سال سے یو۔کے میں اسائلم کیس کے سلسلہ میں مقیم تھے اور مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے شعبہ عمومی میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی فیملی ربوہ میں رہائش پذیر ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم سید عبدالباقی رضوی صاحب

مکرم سید عبدالباقی رضوی صاحب ابن مکرم سید عبدالمومن رضوی صاحب مورخہ 31 مارچ 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت نواب سید محمد رضوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔آپ لمبا عرصہ تک سانس کی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہے لیکن آخری وقت میں بھی جب ہوش آتا تو اشاروں سے نماز پڑھنے کی کوشش کرتے۔انتہائی محبت کرنے والے اور ملنسار وجود تھے۔اپنے تمام رشتہ داروں سے بھی محبت اور احسان کا سلوک کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم سید عطاء الواحد رضوی صاحب (مربی ماسکو) کے والد تھے۔

مکرم میاں مختار احمد صاحب

مکرم میاں مختار احمد صاحب معلم وقف جدید ربوہ مورخہ 23 جنوری 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ ناصر آباد سٹیٹ میں منشی کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے نڈر اور فدائی احمدی تھے۔سندھ میں ان کے خلاف دعوت الی اللہ کا مقدمہ قائم کیا گیا تو آپ تقریباً 11 دن سانگھڑ جیل میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔چندہ جات میں باقاعدہ تھے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم عبدالحمید صاحب

مکرم عبدالحمید صاحب آف گوجرانوالہ مورخہ 23 مارچ 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ 1974ء میں آپ کا گھر اور کاروبار لوٹ لیا گیا مگر آپ نے اس موقعہ پر بڑی استقامت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ بہت عاجز، منکسر المزاج، محنتی، مخلص اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے فدائی احمدی تھے۔آپ نے اپنی آنکھیں بطور عطیہ پیش کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کولون جرمنی کے ماموں تھے۔

مکرم محمد یوسف صاحب

مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم حکیم سراج الدین صاحب درویش قادیان فیصل آباد مورخہ 6 فروری 2012ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ نے جماعت جنڈانوالہ میں 10 سال صدر جماعت اور اپنے حلقہ منصور آباد میں لمبا عرصہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔نیک، دعا گو، مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والے، ہمدرد اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب (قائد مجلس جنڈانوالہ) کو 1987 میں راہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا تھا۔

مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب

مورخہ 31 مارچ 2012ء کو مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب کی نماز جنازہ غائب حضور انور نے پڑھائی تھی۔ ان کا تعارف 12/اپریل کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے تاہم بچوں کی تعداد درست نہیں تھی۔ انہوں نے 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

۞ مکرم ملک مظفر احمد صاحب میلبورن آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم جہانزیب اطہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 21 جنوری 2012ء کو بعد نماز عصر محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں مکرمہ امۃ الحی مبارکہ صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم صاحب بھٹی آف باندھی ضلع نواب شاہ کے ساتھ مبلغ 70 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ 27 جنوری 2012ء کو باندھی میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ نے دعا کروائی۔ دعوت ولیمہ 29 جنوری کو چک نمبر 195 ر۔ب جنڈانوالہ ضلع فیصل آباد میں ہوئی اس موقع پر مکرم نوراحمد مومن صاحب معلم سلسلہ نے دعا کروائی۔ دلہا حضرت محمد ہاشم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

نکاح

۞ مکرم نصراللہ بلوچ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عمران نصر صاحب مقیم جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نداء النصر صاحبہ بنت مکرم ملک نصراللہ صاحب ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ یو بی ایل لاہور کے ساتھ مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر مکرم انور اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں بعد نماز ظہر مورخہ 21/اپریل 2012ء کو کیا۔مکرم عمران نصر صاحب مکرم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب کے پوتے، مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ کے نواسے اور حضرت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔مکرمہ نداء النصر صاحبہ مکرم ملک علی محمد صاحب کھوکھر غربی کی پوتی اور مکرم ملک بہاول بخش صاحب کھوکھر غربی کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت کرے اور احمدیت کے سائے میں بے شمار برکتوں سے نوازے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

اعزاز

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے چیف منسٹر علمی وادبی مقابلہ جات میں حصہ لیا اور ڈسٹرکٹ لیول پر تمام شریک کالجز میں سے سیدہ طالعہ زفرین نے ڈگری لیول میں مقابلہ انگریزی مضمون نویسی میں اول، نادیہ بشریٰ نے انٹر لیول میں انگریزی مضمون نویسی میں اول، مدیحہ یاسمین نے ڈگری لیول انگریزی مباحثہ میں سوم، عافیہ رحمان نے انٹر لیول میں انگریزی مباحثہ میں اول عائشہ صدیقہ نے ڈگری لیول میں اردو مباحثہ میں اول، حناء ارشد نے انٹر لیول میں اردو مباحثہ میں اول اور سیدہ ملیحہ طاہر نے ڈگری لیول میں اردو مضمون نویسی میں دوم پوزیشن حاصل کی اور مجموعی طور پر ایک لاکھ چھبیس ہزار روپے کا نقد انعام حاصل کیا۔اول آنے والی طالبات کو 20 ہزار روپے فی طالبہ دوئم آنے والی طالبات کو 16 ہزار روپے فی طالبہ اور سوئم آنے والی طالبات کو 10 ہزار روپے فی طالبہ نقد انعام دیا گیا۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ انعامات طالبات اور ادارہ کیلئے بابرکت ہوں اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہوں۔آمین

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

تریاق اٹھراء
مرض اٹھراء کیلئے لاثانی اور مشہور عالم گولیاں
نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476212382 فیکس: 0476211538

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عجائبات عالم

سائبیریا ریلوے لائن

دنیا کی طویل ترین ریلوے لائن

سائبیریا (روس) کے یخ بستہ پہاڑوں اور پرپیچ راستوں پر بچھائی جانے والی ریلوے لائن دنیا کی سب سے طویل ریلوے لائن ہے جو ہر روز باقاعدگی سے ہزاروں مسافروں اور لاکھوں ٹن تجارتی سامان کو ایک جگہ سے دوسرے مقام تک پہنچاتی ہے۔ یہ منصوبہ 1891ء میں پیش کیا گیا جبکہ اس کی تکمیل میں 14 سال کا عرصہ لگا۔ یہ منصوبہ پر پیچ راستوں دریاؤں، جھیلوں اور بلندوبالا پہاڑوں کو چیر کر 1905ء کو مکمل کرلیا گیا۔ یہ لائن نہ صرف روس کے دور دراز علاقوں کو ملاتی ہے۔ بلکہ اس کی رسائی ایشیا تک ہے۔ ابتداء میں اس پر صرف یکطرفہ ٹریک تیار کیا گیا تھا جسے بعد میں دوطرفہ کردیا گیا۔ اس ریلوے لائن کو بچھانے کیلئے بڑی تعداد میں جنگی قیدیوں سے جبری مشقت بھی لی گئی۔

انقلاب روس (1917ء) میں سیاسی قیدیوں کو علاقہ بدر کرنے کیلئے بھی اسے استعمال کیا جاتا تھا۔ جدید روس کی ترقی میں اس ریلوے لائن نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ شروع میں اس سفر کے دوران پڑنے والی بیکل جھیل کی یخ بستہ ہواؤں اور برف پوش راستہ جو 65 کلومیٹر پر مشتمل ہے بہت سے حادثات رونما ہوئے جس پر بعدازاں 4 ہزار 267 ٹن وزنی آئس بریکر تیار کر کے ٹکڑوں کی شکل میں نصب کردیا گیا۔ اس جھیل سے طے کیا جانے والا بحری نقل وحمل کے ذریعے تین ماہ کا سفر صرف ایک ہفتے میں طے کیا جاتا ہے۔

سفر کا آغاز ماسکو کے وقت کے مطابق ہوتا ہے لیکن دوران سفر یہ آٹھ ٹائم زون سے گزرتی ہے۔ ماسکو سے چلنے والی یہ ٹرین دریائے وولگا اور پھر جنوب مشرق میں یورل پہاڑوں سے گزرتے ہوئے 1 ہزار 170 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہوئی یورپ سے ایشیا میں داخل ہوجاتی ہے۔

سائبیریا کا علاقہ ایک کروڑ 24 لاکھ 94 ہزار مربع کلومیٹر (50 لاکھ مربع میل) پر مشتمل ہے۔ سائبیریا تاتاری زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ’’سوئی ہوئی زمین‘‘ یہ خطہ حیرت انگیز ہے جہاں قدم قدم پر برفانی چیتے، ریچھ، گیدڑ اور انواع واقسام کے جانور اور پودے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ خطہ تیل، کوئلہ اور لوہا سمیت قیمتی معدنیات سے مالا مال ہے۔ یہ انتہائی سرد علاقہ ہے جہاں 8 سے 9 ماہ سخت سردی اور یخ بستہ ہوائیں چلتی ہیں۔ اس دوران درجہ حرارت منفی 68 ڈگری سینٹی گریڈ (منفی 90 ڈگری فارن ہائیٹ) تک پہنچ جاتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26/اپریل

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:46

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
فی ڈبی -/300 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

جرمن وکیوریٹو ہومیوادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10